ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

اگر فلک سے کوئی بجلیاں نہ برسائے
تو جذبہ نشو ونما کا چمن سے مٹ جائے

کرم جنونِ محبت ادھر بھی فرمائے
مجھے مجاز و حقیقت کا فرق سمجھائے

جسے کہ دامنِ گل پر ہیں رفعتیں حاصل
وہ قطرہ بننے کو موتی صدف میں کیوں جائے

تجلیاتِ گلستاں کا اعتبار نہ کر
چمن میں پھول نہیں بجلیوں کے ہیں سائے

ہزار حشر بدامن ہیں اس کی تاثیریں
جو نالہ تا بلب آئے اور آکے پھر جائے

وہ لائے درجِ وفا تھے جنہوں نے گلشن میں
جگر کے داغ بہاروں میں بھی نہ دکھلائے

ورودِ گل تو پیامِ خزاں ہے ہستی میں
یہ کون مانگ رہا ہے دعا بہار آئے

رہے نہ کس لئے محرومِ لذتِ جلوہ
وہ آنکھ جس کو شبِ ہجر نیند آجائے

بغیرِ عشق ہے دل کے لئے خرد بے کار
یہ رمزِ اہلِ بصیرت کو کون سمجھائے

حریفِ مصلحتِ وقت سے کوئی کہہ دے
قفس میں آکے زیادہ نہ پاؤں پھیلائے

تجھے نظامِ کہن پر ہے اعتمادِ سکوں
تو انقلابِ گلستاں سے کیوں نہ گھبرائے

ہر ایک دشت بفیضِ بہارِ گلشن ہے
الم کہاں دلِ وحشی کو لے کے بہلائے